از عدالتِ عظمیٰ

ہربنس لال

بنام

سٹیٹ آف پنجاب

تاریخ فیصلہ: 23 جنوری 1996

[ڈاکٹر اے ایس آنند اور ایس بی مجمودار، جسٹس صاحبان]

تعزیراتی ضابطہ، 1860:

دفعہ 34/302-شوہر اور دو بیٹوں کے ہاتھوں بیوی کا قتل-ٹرائل کورٹ نے تینوں ملزموں کو مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنائی-عدالتِ عالیہ نے دونوں بیٹوں کو شک کا فائدہ دیا لیکن متوفی کے شوہر کی اثباتِ جُرم اور سزا کو برقرار رکھا-اپیل پر چشم دید گواہوں کا طرز عمل ان کی موجودگی کے امکان کو خارج کرتا ہے اور ان کے شواہد میں مختلف کمزوریاں ان کی گواہی پر انحصار کرنا غیر محفوظ بناتی ہیں-ثبوت کی تعریف مناسب نہیں ہے-دیگر دو ملزموں کو شک کا فائدہ جو اپیل کنندہ ملزم کو نہیں دیا گیا-ایک ہی پیمانہ لگایا جانا چاہیے تھا-اس لیے انصاف کا غلط استعمال-اپیل گزار کے خلاف مقدمہ ثابت نہیں ہوا-معقول شک سے بالاتر ملزم-اس لیے شک کے فائدے کا حقدار ہے-اپیل کنندہ کی اثباتِ جرم اور سزا-ملزم کو الگ کر دیا گیا-ثبوت کا قانون-ثبوت کی تعریف۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 38، سال 1983۔

فوجداری اپیل نمبر 449-ڈی بی، سال 1982 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 6.10.82 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے کے مادھون (اے / سی)۔

جواب دہندہ کے لیے آر ایس سوری کے لیے رنبیر یادو۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اپیل کنندہ کو اس کے دو بیٹوں پون کمار اور دائل رام کے ساتھ پون کمار کی اپیل کنندہ ماں کی بیوی پنی دیوی اور دائل رام کے قتل عمد کے سلسلے میں اکتوبر 1981 کی درمیانی رات کو مقدمے کی سماعت کے لیے بھیجا گیا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے تینوں ملزموں کو تعزیرات ہند کی دفعہ 302/34 کے تحت جرائم کا مجرم قرار دیا اور انہیں عمر قید کی سزا سنائی۔ اپیل پر عدالت عالیہ نے پون کمار اور دائل رام کو شک کا فائدہ دیا اور انہیں بری کر دیا۔ تاہم، اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم اور سزا برقرار رکھی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے، اپیل کنندہ نے اپنی اثباتِ جُرم اور سزا پر سوال اٹھایا ہے۔

ہم نے فریقین کے لیے فاضل وکیل کو سنا ہے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا ہے۔

یہ کہ پنی دیوی کا انتقال 1981 کے اکتوبر کی درمیانی رات کو اپنے شوہر ہربنس لال اپیل کنندہ کے گھر میں جلنے کے زخموں کے نتیجے میں ہوا، تنازعہ میں نہیں ہے۔ تاہم سوال یہ ہے کہ کیا استغاثہ یہ ثابت کرنے میں کامیاب رہا ہے کہ اپیل کنندہ نے جرم کیا ہے۔

استغاثہ نے گواہ استغاثہ-11 کرتار سنگھ اور گواہ استغاثہ-12 کرنیل سنگھ - گواہ استغاثہ-11 کے پوتے سے واقعے کے دو گواہوں کے طور پر پوچھ گچھ کی۔ عدالت عالیہ نے گواہ استغاثہ کرتار سنگھ-11 کے شواہد سے متعلق عرضیوں پر غور کرتے ہوئے پایا کہ اس کے شواہد پر تنقید "طاقت کے بغیر نہیں تھی" لیکن یہ کہتے ہوئے آگے بڑھی کہ اگرچہ اس گواہ کے ثبوت کو 'نظر انداز' کیا گیا تھا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ متوفی اپنے ہی گھر میں مردہ پائی گئی تھی جہاں وہ اپیل کنندہ کے ساتھ رہ رہی تھی اور یہ کہ یہ خودکشی کا معاملہ نہیں تھا اور اس لیے اپیل کنندہ نے اسے جلا کر ہلاک کر دیا ہوگا۔ اس طرح، ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم اور سزا کو برقرار رکھنے کے لیے اس صورت حال پر انحصار کیا ہے۔

اپنے عدالتی شعور کو مطمئن کرنے کے لیے، ہم نے گواہ استغاثہ-11 کرتار سنگھ اور گواہ استغاثہ-12 کرنیل سنگھ کے شواہد بذریعے مطالعہ کیا ہے لیکن ان کے شواہد سے گواہ استغاثہ-11 کرتار سنگھ نے گواہی دی کہ زیر بحث رات کو، ہربنس لال کے گھر سے گزرتے ہوئے اس نے گھر کی کھڑکی سے جھانکا اور دیکھا کہ اپیل گزار نے پنی دیوی متوفی کی گردن پر اپنا پاؤں رکھا ہوا تھا جبکہ پون کمار نے اس کے بازو پکڑے ہوئے تھے اور اس کی ٹانگوں کو پکڑے ہوئے تھا۔ گواہ استغاثہ 11 کو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

کھڑکی سے جھانکنا کیوں پڑا اس کی طرف سے وضاحت نہیں کی گئی ہے، خاص طور پر جب یہ اس کا معاملہ نہیں ہے کہ متوفی چیخ رہا تھا یا شور وغُل کر رہا تھا؟ گواہ استغاثہ کرنیل سنگھ-12 نے گواہی دی کہ گواہ استغاثہ-11 کے کھڑکی سے جھانکنے کے بعد، اس نے بھی ایسا ہی کیا اور دیکھا کہ پون کمار پنی دیوی کے جسم پر مٹی کا تیل چھڑک رہا تھا جبکہ ہربنس لال نے اس کے پیٹ پر اپنا پاؤں رکھا تھا، اور اس نے (یعنی ہربنس لال) اسے دی سلائی سے آگ لگا دی۔ اس طرح، ان دونوں گواہوں نے اس واقعے کے تقریباً دو مراحل بیان کیے جو انہوں نے کھڑکی بذریعے دیکھے تھے۔ ان کا ثبوت کافی مصنوعی معلوم ہوتا ہے۔ یہ دونوں گواہ ہمیں گواہ بنتے دکھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے ایک خوفناک قتلِ عمد ہوتے دیکھا اور پھر بھی ان کو سب سے زیادہ معلوم وجوہات کی بنا پر، انہوں نے کوئی شور وغل نہیں کیا بلکہ اپنے راستے پر چلے گئے اور نہ صرف اس شام بلکہ واقعے کے تیسرے دن تک کسی کو اس واقعے کے بارے میں نہیں بتایا۔ اس طرح ان کا طرز عمل انتہائی غیر فطری تھا۔ اس سے ان کی صاف گوئی کے بارے میں سنگین شک پیدا ہوتا ہے۔ گواہِ صفائی-4 اور گواہِ صفائی-5 کے شواہد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گواہ استغاثہ-11 کے پاس اس وارڈ میں راشن کارڈ بھی نہیں تھا اور یہاں تک کہ اس کا نام بھی اس علاقے کی فہرست رائے دہندہ میں درج نہیں تھا۔ اس لیے اس علاقے میں اس کی موجودگی مشکوک ہے۔ ان دونوں گواہوں، گواہ استغاثہ-11 اور گواہ استغاثہ-12 کے شواہد نے ہمیں متاثر نہیں کیا۔ ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ نے بھی انہیں قابل اعتماد گواہ نہیں پایا۔ ان کا طرز عمل ان کی موجودگی اور ان کے ثبوت میں موجود مختلف کمزوریوں کے امکان کو خارج کرتا ہے، اور ان کی گواہی پر انحصار کرنا غیر محفوظ بنا دیتا ہے۔ استغاثہ کی طرف سے ثبوت کا واحد دوسرا ٹکڑا اپیل کنندہ کے گھر سے بڑے پیمانے پر جلنے والی لاش کی بازیابی ہے۔ تاہم، یہ صورتحال اپیل کنندہ کے جرم کو برقرار رکھنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ یہ فیصلہ کن نوعیت کا نہیں ہے اور صرف اپیل کنندہ کے جرم کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا ہے اور اس کی بے گناہی سے مکمل طور پر مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ یہ صورتحال صرف اپیل گزار کی پیچیدگی کے بارے میں شک پیدا کر سکتی ہے لیکن شک کو ثبوت کی جگہ لینے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ عدالت عالیہ نے گواہ استغاثہ-11 کا یقین نہ کرنے کے بعد اور پون کمار اور دائل رام کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے ان کے بیانات کو قبول

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرتے ہوئے کہ وہ الگ رہ رہے تھے، اپیل گزار کو صرف اس مفروضے پر مجرم قرار دینے میں غلطی ہوئی کہ اپیل گزار متوفی کے ساتھ رہ رہا تھا، اپیل گزار کے بیان کو نظر انداز کرتے ہوئے جو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 313 کے تحت درج کیا گیا تھا کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ کشیدہ تعلقات کی وجہ سے دکان پر سوتا تھا نہ کہ گھر میں اور یہ کہ 17 اکتوبر 1981 کو صبح تقریباً 11/10 بجے اپنی بیوی کی موت کے بارے میں جاننے کے بعد، اس نے اپنی بیوی کے رشتہ داروں کو معلومات بھیجیں۔ استغاثہ نے یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا کہ اپیل کنندہ گھر میں رہ رہا تھا نہ کہ دکان میں۔ چونکہ عدالتِ عالیہ نے دفعہ 313 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت درج پون کمار اور دئیل رام کے بیانات کو قبول کر لیا کہ وہ الگ الگ رہ رہے تھے اور انہیں شک کا فائدہ دیا، اس لئے ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جہاں تک اپیل کنندہ کا تعلق ہے تو ثبوتوں کی تعریف کرتے ہوئے اسی پیمانہ کو کیوں نہیں لاگو کیا گیا۔

استغاثہ کے مقدمے میں ایک اور سنگین خامی ہے۔ عدالت کے گواہ شری جی ایس بھلر، ایس ایس پی کے علاوہ دس دفاعی گواہوں کے شواہد کا نوٹس لینے، ان پر غور کرنے اور ان پر بحث کرنے میں عدالت عالیہ کی ناکامی انتہائی نامناسب تھی اور ہماری رائے میں، دفاعی شواہد کی تعریف کرنے میں ناکامی کے نتیجے میں انصاف کا غلط استعمال ہوا اور اپیل کنندہ کو شدید تعصب کا سامنا کرنا پڑا۔

ہماری رائے میں ریکارڈ پر موجود ثبوت اپیل کنندہ کو جرم سے جوڑنے میں ناکام رہے ہیں اور استغاثہ نے اپیل کنندہ کے خلاف مقدمے کو معقول شک سے بالاتر ثابت نہیں کیا ہے۔ اپیل کنندہ شک کے فائدے کا حقدار ہے۔ حالات کے تحت اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ ہم، اس کے مطابق، اس اپیل کو منظور کرتے ہے اور اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم اور سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ اپیل کنندہ ضمانت پر ہے۔ اس کے مچلکہ ضمانت خارج تصور ہووے۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document